



سوال

(61) منقش اور شیشہ کا محراب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کے محراب میں شیشے کے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں، ان میں عکس دکھائی دیتے ہیں، وہاں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو شیشے اکھاڑنے چاہئیں یا لگے رہنے دیں؟ (سائل: محمد شاہ نواز کابھنہ نو، کلچر اور محلہ دھب سڑی فاروق آباد لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کی دیوار یا اس کے محراب میں شیشے نگاری اور مسجد کی دیواروں پر گلگاری اور پچکاری کرنا یا دیواروں پر منقش پردہ یا کپڑا لٹکایا جائز نہیں۔ کیونکہ تمام چیزیں نمازی کے خشوع و خضوع اور توجہ الی اللہ میں بہر حال خلل انداز ہوتی ہیں اور ایسے میں نماز اگرچہ ہو جائے گی مگر اس کی روح کچلی جائے گی۔ اس لیے مسجد کی دیواروں اور محراب سادہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار پر لٹکے تصویر دار کپڑے کو اتروا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس نے مجھے نماز میں غافل کر دیا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام و نظر ایھا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خِمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «أَذْهَبُوا خِمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتُونِي بِأَنْجَابِيَّةٍ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنَّا لَنَتَّقِي أَنْفَاعَ صَلَاتِي» وَقَالَ بِشَاءُ بْنُ عَزْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلِيمَا، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَقْتَتِنِي» (صحیح البخاری ج 1 ص 54)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لوٹی میں نماز پڑھی جس کو حاشیہ لگا ہوا تھا۔ آپ نے اس کے حاشیہ (کنی) پر ایک نظر ڈالی۔ جب نماز ادا فرما چکے تو فرمایا: یہ لوٹی جا کر ابو بکر کو واپس کر دو اور ان کی سادہ لوٹی (کڑھائی والی کنی کے بغیر) لے آؤ۔ اس کڑھائی والی لوٹی نے ابھی مجھ کو نماز سے غافل کر دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نماز میں اس کی بیل دیکھ رہا تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ نماز میں خرابی نہ ڈالے۔“

2- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، كَانَ قَرَأَ لِعَائِشَةَ سُرَّتْ بِهَا، فَجَاءَتْ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمِيطِي عَنَّا قِرَائِكَ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَرَالُ تَصَاوِيرُهُ تَغْرُضُ فِي صَلَاتِي»

(صحیح البخاری باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر هل یفسد صلواتہ وما یتبعی عن ذلک ج 1 ص 54)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے اپنے گھر کی دیوار پر لٹکایا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (وہ پردہ دیکھ کر)



فرمایا: یہ پردہ ہم سے دور کر دو (یعنی دیوار سے اٹار دو) اس کی تصویر میں برابر نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔

ان دنوں احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نقش و نگار والے کپڑوں کو پہننا، گھر اور مسجد کی دیواروں کے ساتھ چپکانا اور لٹکانا جائز نہیں اور اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد کی دیواروں پر شیشے کے نقش و نگار بنانا اور گلکاری اور چپکاری کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بیل بوٹے اور نقش و نگار میں خلل انداز ہوتے ہیں اور نماز میں مطلوبہ خشوع و خضوع متاثر ہوتا ہے اور تعلق باللہ اور توجہ الی اللہ قائم نہیں رہتی۔ تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس نماز کا اعادہ نہیں فرمایا اور نہ توڑا۔

اس سے ثابت ہوا کہ نماز ہوگئی مگر توجہ بٹ گئی، اس لیے بہتر یہ ہے کہ شیشے کے ان بیل بوٹوں اور نقش و نگار کو اکھاڑ دیا جائے، تقویٰ اور سلامتی اسی میں ہے۔ بصورت دیگر ان کو ڈھانپ دینا ضروری ہے ورنہ نماز کی روح متاثر ہوتی رہے گی۔ اور گناہ گاری بڑھتی رہے گی، اسی طرح اس سجادوں (جائے نمازوں) پر نماز پڑھنے سے گریز کرنا ضروری ہے جن پر بیت اللہ شریف اور روضہ رسول کے نقشے اور تصویریں بنا دی گئی ہیں۔ یعنی ان مصلوں پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ کیونکہ نقشے اور تصویریں بھی نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں اور ان کی بے ادبی مزید براں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 307

محدث فتویٰ